خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 8۔نومبر1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر249 | ہفتہ 7رجب۔1418ھ 8نبوت 1376ہش 8نومبر1997ء

جو شخص خدا کو عزت دیتا ہے خدا اسے عزت دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے۔ وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔
تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو! جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے، اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق (کلام الٰہی) نہیں کھلتے، جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 284)

غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک چیز دوسری کو جذب کرتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے یہ تجاذب کا مسئلہ ہر فعل میں رکھا ہوا ہے۔ پس جب سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آئے گا اور اس طرح پر اخلاقی صدقہ دے دے گا، تو قبض دور ہو کر دوسری نیکی بھی کرے گا اور اس کو کچھ دے بھی دے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 354)

عفو اور درگزر کے بغیر ہم تربیت نہیں کر سکتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ تو غفور رحیم ہے۔ جو عفو، درگزر وغیرہ سے کام نہیں لیتا وہ رحیم نہیں ہو سکتا اور جو مغفرت نہیں کرتا اس کا غفور سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ تو دین و دنیا دونوں ہی ہاتھ سے نکل جائیں گے اگر انسان اس بدتمیزی کی روش پہ اصرار کرے۔ اور اولاد کو اچھا بنانا اس کا فرض ہے کیونکہ اگر وہ اس کی بد اخلاقی کے نتیجے میں بری بن کے دنیا میں قائم ہوگی تو صرف یہ سوال نہیں ہے کہ اس سے کاٹی جائے گی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر وہ لوگ آئندہ دوسروں کو جو اپنی بد خلقی کا نشانہ بنائیں گے کیونکہ ہر بچے کا ایک ہی طرح رد عمل نہیں ہوتا۔ بعض تو وہ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا تکلیف محسوس کرتے ہیں، بے قراری محسوس کرتے ہیں، دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں کہ خدا کے لئے ہمیں کچھ بتائیں ہم کیا کریں ہم اللہ کی نظر میں بد بننا نہیں چاہتے مگر بے اختیاری کا عالم ہو گیا ہے لیکن ایسے کم ہوتے ہیں۔ اکثر وہ ہیں جو اس رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں پھر، باپ گھر سے نکلا تو ایک بچہ دوسرے پر تشدد کرتا ہے اور مائیں پھر بعض دفعہ اسی رنگ میں رنگین ہو جاتی ہیں سارے گھر میں دنگا فساد، ایک دوسرے پر برتن اچھالنا، چیزیں پھینکنا۔ گھر ہے جو ایک فساد کی آماجگاہ ہو جاتا ہے اور پھر آگے یہ نسلیں اگلی نسلوں پر بڑا ہی ظلم کرنے والی بنتی ہیں۔ بہت سے معاملات جو میرے سامنے آتے رہتے ہیں مجھے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ کس ماں باپ کی گود میں اس عورت نے پرورش پائی ہے یا اس مرد نے پرورش پائی ہے ان کی ساری تاریخ ان کے اندر لکھی ہوئی ہے اور جو دہرا رہی ہے اپنے آپ کو، کتنی نسلوں تک یہ بد پھل کھائیں گے آخر۔ اس لئے ضروری ہے کہ بار بار بلاغ مبین کے ذریعے ان پر بات کھولی جائے اصرار کیا جائے کہ خدا کے لئے ہوش کرو کسی دن سوچو تو سہی کہ تم کیا ہو گئے ہو۔ تم نے اپنے گھر کا کیا حال بنا رکھا ہے اور اس کے بد نتائج سے پھر تم بھاگ نہیں سکو گے اور مر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہر آنے والی نسل تمہیں بد دعائیں دے گی۔ پس اس وجہ سے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے درس والی رویا تھی اس نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے، اس پر میں زور دوں اور بار بار زور دوں اور آپ کو سمجھاؤں کہ عفو اور درگزر کے بغیر اور صفح اور مغفرت کے بغیر ہم حقیقت میں اپنی اولاد کی کیا دنیا میں کسی کی بھی تربیت نہیں کر سکتے۔

(از خطبہ 6 دسمبر 1996ء)

انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پاکستانی جماعتوں کا اعزاز اور شکریہ احباب و مبارکباد

○ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے خطبہ بتاریخ 97-10-31 کے ذریعہ احباب جماعت نے سماعت فرمالیا ہوگا کہ پاکستان تحریک جدید کے مالی میدان میں بفضل خدا دوئم آیا ہے۔ جملہ پاکستانی جماعتوں اور ان کے افراد کو اس اعزاز پر مبارکباد عرض ہے۔ جملہ مجاہدین جنہوں نے بروقت قربانیاں پیش کیں اور وہ عہدیداران جنہوں نے شبانہ روز محنت کر کے وصولی کو خوشکن بنایا مرکز کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم صمیم قلب سے ان کے لئے دعاگو ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

○ مکرم عبدالاکبر صاحب (انجینئر) ابن مکرم عبدالمنان طاہر صاحب ناظم ضلع انصاراللہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) کی تقریب شادی عزیزہ منزہ حنا صاحبہ ایم اے بنت مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ زعیم اعلیٰ انصاراللہ شاہدرہ لاہور کے ساتھ 25۔اکتوبر 1997ء کو قرار پائی۔ اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نکاح کا اعلان کیا اور دعا کرائی۔

27۔ اکتوبر کو مظفر آباد میں دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی، احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالمجید طاہر لائلپوری کارکن تحریک جدید ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم میاں محمد علی اقبال صاحب مورخہ 97-11-2 بروز اتوار صبح ایک بجے اسلام آباد میں انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی عمر 49 سال تھی۔ بیوہ کے علاوہ ایک بچی پسماندگان میں چھوڑی ہے۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ اسی دن بعد ظہر بیت المہدی گول بازار میں جنازہ محترم چوہدری صلاح الدین صاحب (ریٹائر صوبیدار) نے پڑھایا اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ بعد تدفین محترم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

8 نبوت 1376 ھش   8 نومبر 1997ء

اخلاق فاضلہ - متعدی بیماری کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ بااخلاق ہیں بہت اچھی بات ہے۔ معاشرے کے لئے آپ ایک مفید فرد ہیں کیونکہ ہر بااخلاق شخص دوسروں کے لئے نفع رساں بن جاتا ہے اور اگر نفع رساں نہ بھی بنے تو کم از کم نقصان کا باعث نہیں بنتا۔ اور یہ بھی کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ انسان نقصان نہ پہنچائے۔ لیکن کیا آپ کا بااخلاق ہونا لوگوں پر واضح ہے۔ کیا لوگ جانتے ہیں کہ آپ واقعی بااخلاق ہیں۔ کیا آپ کا بااخلاق ہونا لوگوں کو اس طرح متاثر کرتا ہے۔ کہ وہ آپ کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ کیا وہ ان کے دل میں ویسا ہی بننے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے کہ آپ بااخلاق ہونے کے باوجود اتنے بااخلاق نہیں کہ دوسرے لوگوں کو بھی بااخلاق بنا سکیں' اور معاشرے کی بہتری کا ایک ذریعہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص اچھا ہے تو وہ کسی اور کو بھی اچھا بنائے' یعنی اپنی نیکی کو اتنا واضح کرے کہ وہ نیکی کسی اور میں بھی نظر آنے لگے۔ دوسرے لوگ بھی اس نیکی کو نیکی سمجھ کر اپنانے لگیں اور اس طرح ایک ایک کر کے معاشرے کے تمام افراد اچھے سے اچھے بنتے چلے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زیادہ موثر نیکی وہی ہے جو دوسروں کو بھی نیکی پر ابھار سکے۔ کیونکہ سارے معاشرے میں اگر ایک شخص نیک ہو اور بہت نیکیاں کرتا ہو لیکن اس کی نیکیوں سے دوسرے لوگ متاثر نہ ہوتے ہوں۔ دوسرے لوگ یہ نہ سمجھتے ہوں کہ وہ واقعی نیک ہے اور اسی طرح کا بننا چاہئے تو اس کی نیکی کی زیادہ پذیرائی نہیں ہوگی۔ صرف اس نیکی کی زیادہ پذیرائی ہو سکتی ہے جو ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہوتی چلی جائے۔ پہلے میں بھی موجود رہے اور دوسرے میں بھی موجود ہو جائے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ

"یاد رکھو کہ فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح متعدی ہونے ضروری ہیں۔ صاحب ایمان کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجے پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے۔ اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔"

امراض متعدیہ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ایک کو لگتی ہیں تو دوسروں کو بھی لگتی ہی چلی جاتی ہیں۔ ایک شخص بیمار پڑتا ہے تو اس کے اردگرد کے لوگ بھی اسی طرح کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ویسے تو ہر مرض دوسروں پر کسی نہ کسی طرح اثر انداز ہوتی ہے یعنی یا عیادت کے سلسلے میں یا امداد کے سلسلے میں لیکن امراض متعدیہ کی یہ کیفیت ہے کہ جو مرض ایک کو لگتی ہے وہ دوسروں کو بھی لگتی ہی چلی جاتی ہے۔ اور معاشرے کا معاشرہ بیمار ہونے لگتا ہے۔ ایک آدمی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنے والے بہت سے موجود ہوتے ہیں۔ اس کا خیال رکھنے والے بھی خاصی تعداد میں اُسے میسر آجاتے ہیں لیکن اگر سب لوگ بیمار ہونے شروع ہو جائیں یعنی ایک بھی بیمار ہوا اور دوسرا بھی اور پھر تیسرا بھی اور پھر لوگ بیمار ہوتے ہی چلے جائیں تو ان کی عیادت کون کرے اور ان کا خیال کون کرے۔ اور پھر عیادت کرنے والے اور خیال کرنے والوں کو بھی تو یہ ڈر لاحق رہے گا کہ اگر اس مریض کے قریب آئے تو انہیں بھی وہ مرض لاحق ہو جائے گی اس لئے عیادت کی خواہش رکھنے کے باوجود لوگ عیادت نہیں کر سکیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ امراض متعدیہ ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ یوں کہہ لیجئے کہ جس طرح بری باتیں ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہو سکتی ہیں اسی طرح ضرورت اس بات کی ہے کہ نیکیاں بھی ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہوں۔ اور اس طرح منتقل ہوں کہ دونوں میں موجود رہیں۔ یا یوں کہئے کہ سب میں موجود رہیں اور منتقل ہونے سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ایک شخص کی نیکی اس طرح منتقل ہوئی کہ اس سے نیکی زائل ہو گئی اور دوسرے شخص کے پاس چلی گئی۔ بلکہ اِس کے پاس بھی رہی اور اُس کے پاس بھی چلی گئی۔ یہ ہے دراصل معاشرے کو بہتر بنانے کا سب سے اچھا طریق۔ یعنی اپنے فضائل کو اپنی اچھی باتوں کو اپنے اچھے اخلاق کو اس حد تک لے جایئے کہ وہ صرف اور صرف آپ تک نہ رہیں۔ بلکہ آپ سے بڑھ کر دوسروں تک پہنچیں دوسروں لوگوں میں بھی ویسے ہی فضائل نظر آنے لگیں اور یہ صرف اپنی مرضی سے کرنے کا کام نہیں ہے بلکہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے صاحب ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجے پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں۔ یعنی جس طرح وہ خود بااخلاق ہے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے اسی طرح دوسرے لوگ بھی اس کی طرف دیکھ کر اس کے اخلاق کو اپنانے لگیں اور اس طرح بات آگے بڑھتی چلی جائے۔

یہ بات کتنی سچی ہے کہ جب تک کوئی چیز اپنی چمک نہ دکھائے نظر نہیں آسکتی۔ اندھیرا ہی اندھیرا رہتا ہے۔ اگر آپ کے اخلاق میں ایک چمک پیدا ہو جائے تو یقیناً وہ اخلاق صرف آپ کے اخلاق نہیں رہیں گے۔ بلکہ اس چمک سے دوسرے لوگ بھی فائدہ حاصل کریں گے۔ اور اخلاق کی چمک ایسی ہے جس میں ایک جذب پیدا ہو جاتا ہے۔ جذب کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل میں از خود یہ خیال پیدا ہونے لگتا ہے کہ یہ انسان اتنا بااخلاق ہے ہمیں بھی ایسا ہی بااخلاق بننا چاہئے۔ نیکی نیکیوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ نیک آدمی حقیقی طور پر اسی وقت نیک ہو سکتا ہے جب وہ دوسرے لوگوں میں بھی اپنی نیکی کو پیدا کر سکے۔ جب اس کی نیکی دوسروں تک بھی اتنی اثر انداز ہو کہ وہ بھی اس جیسا نیک بننا چاہیں۔

پس بااخلاق ہونا بہت اچھی بات ہے لیکن اپنے اخلاق کو اتنے اونچے درجے پر لے جانا بہت ضروری ہے کہ آپ کے اخلاق دوسروں میں بھی پیدا ہونے شروع ہو جائیں کیونکہ جیسا کہ ہم اکثر کہتے ہیں معاشرے میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے اثر لیتے ہوئے لوگ نیکیوں کی طرف مائل رہیں۔

حضرت صاحب نے بات کو واضح طور پر پیش فرمایا ہے کہ اگر آپ کے اخلاق میں چمک اور جذب پیدا ہو جائے تو اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ متوجہ کرے گی کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہو گا کہ وہ آپ ہی طرح کے بااخلاق بن جائیں گویا کہ آپ کے اخلاق ان کو اپنی طرف کھینچیں گے اور اپنے جیسا بنانے کی کوشش کریں گے۔ یہی ایک ایسا طریق ہے جس سے آپ بھی آگے سے آگے بڑھ سکتے ہیں اور معاشرہ بھی بہتر سے بہتر ہو سکتا ہے۔

پس آیئے ہم اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ صرف بااخلاق ہونے کو کافی نہ سمجھیں۔ ہم اپنے اخلاق کو دوسروں میں منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ ہم اپنے اخلاق کو اتنی بلندی پر لے جائیں کہ وہ ایک مینارہ نور بن جائیں۔ وہاں سے لوگوں کو روشنی نظر آئے۔ اور یہ روشنی ان کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرے اور جذب کرتے ہوئے اس توجہ کا نتیجہ یہ نکلے کہ وہ خود بھی اسی طرح کا مینارہ نور بننا چاہیں اور بننے کی کوشش کریں اور واقعی بن جائیں۔

پس آیئے ہم حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہمارے فضائل امراض متعدیہ کی طرح متعدی ہو جانے چاہئیں۔ ہماری اچھائیاں ہماری نیکیاں ہمارے اخلاق فاضلہ صرف ہم تک محدود نہ رہیں بلکہ ہم انہیں دوسروں میں بھی منتقل کرنے کا باعث ہوں اور اس طرح سارے معاشرے کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

کوئی جھگڑا کس طرح نپٹائے گا
میز پر دونوں کو کیسے لائے گا
ڈٹ گئے ہیں اپنے موقف پر سبھی
کوئی سمجھائے تو کیا سمجھائے گا
بات پر اپنی اگر قائم رہے
وہ نہیں تو ملک منہ کی کھائے گا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادوار میں بنی نوع انسان کا قدم ترقی کی ایک خاص جہت کی طرف اٹھا ہے کسی وقت فلسفے کا دور آیا ہے تو کسی وقت ادب کا۔ کسی وقت اخلاق کا دور آیا ہے تو کسی وقت فنون لطیفہ کا۔ کسی وقت قانون سازی کا دور آیا ہے تو کسی وقت تہور و شجاعت کا۔ غرض اچھے انسانی دماغوں میں ہر زمانے میں ایک ہم آہنگی معلوم ہوتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم بالا کی کشش ہر زمانے کے اعلیٰ دماغوں کو اس زمانے کے صفاتی دور کی طرف کھینچنے میں لگی رہتی ہے۔ اور اس فن میں انسانی دماغ زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ جس طرف کہ صفات باری اس وقت اشارہ کر رہی ہوتی ہیں۔ (کلام الٰہی) نے اسے ملاء اعلیٰ کی مشاورت کا نام دیا ہے۔ یہ آسمانی فیصلے جس طرح روحانی امور کے متعلق ہوتے ہیں اسی طرح دنیوی علوم کے متعلق بھی ہوتے ہیں اور وہ دماغ جو اپنا زاویہ صفات باری کے موجودہ زاویے کے عین مطابق کر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اپنے زمانے کے اور اپنے فن کے رہنما بننے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور تاریخ میں ایک نام پیدا کر لیتے ہیں۔ انسان بے شک اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے۔ لیکن بے موسم محنت بھی تو رائیگاں جاتی ہے۔ شائد ہر غلہ سال کے ہر حصے میں بویا جا سکتا ہے اور کچھ نہ کچھ روئیدگی بھی اس سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ غلہ جو اپنے موسم میں بویا جاتا ہے۔ اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ اسی طرح شائد ہر غلہ ہر ملک میں بویا جا سکتا ہے۔ مگر وہ غلہ جو اس ملک میں بویا جاتا ہے جس کی زمین کو اس غلے سے مناسبت ہے اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ ہر انسان کے لئے ہر علم کا حاصل کرنا۔ اور ہر قسم کا کام کرنا ممکن ہے۔ لیکن ہر فن میں اس کا صاحب کمال ہونا ضروری نہیں۔ اس کے دماغ کی مخفی قابلیتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ مختلف مفید علوم میں سے کونسا علم اور مختلف مفید کاموں میں سے کونسا کام اس کی طاقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس کے زمانے اور اس کے ملک اور اس کی قوم کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے مناسب ہے۔ پس فرمایا کہ خواہ اچھے سے اچھا کام ہو اس کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیا کرو۔ جس کے الفاظ آپ نے یہ تجویز فرمائے۔

(تشریحی ترجمہ) یعنی اے میرے رب جو کام میں کرنے لگا ہوں یا جو علم میں حاصل کرنے لگا ہوں یا جو ذمہ داری میں اٹھانے لگا ہوں۔ اس کے بارے میں تجھ سے جو میری مخفی طاقتوں کے سے بھی واقف ہے اپنے زمانہ حال کے متعلق ارادوں سے بھی واقف ہے۔ اور میری ذاتی ملکی اور عالمگیر ضرورتوں اور ذمہ داریوں سے بھی واقف ہے۔ سب سے بہتر فیصلہ طلب کرتا ہوں اور پھر تجھ سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس فیصلے کے مطابق مجھے کام کرنے کی تجھ سے توفیق اور امداد حاصل ہو۔ اور تیسری بات تجھ سے یہ طلب کرتا ہوں کہ جو میرے لئے مناسب ہو اور جس کی طرف تو میری رہنمائی کرے اور جس کے حاصل کرنے کے لئے میری مدد کرے اس کام یا اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں تیرا انتہائی فضل مجھ پر نازل ہو اور میں اس کام میں ادنیٰ مقام حاصل نہ کروں بلکہ مجھے اس میں اعلیٰ مقام حاصل ہو۔ میں تجھ سے یونہی اور بلاوجہ درخواست نہیں کرتا بلکہ اس وجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ جن امور کے پورا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تجھے ہے۔ اور جن مخفی باتوں کا مجھے علم نہیں۔ تجھے ہے۔ پس اے خدا اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے اچھا ہے میری دینی ضرورتوں کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ جو طاقت اور محنت میں اس کام میں خرچ کروں گا اس کا نتیجہ مجھے زیادہ سے زیادہ اچھا حاصل ہو سکے گا تو پھر تو اس کام کے کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور اس کام کو اعلیٰ درجے کی تکمیل تک پہنچانے کے لئے مجھے سہولت بخش اور اس کے نتائج کو میرے لئے وسیع سے وسیع تر بنا۔ اور اس کے برخلاف تیرے علم میں یہ ہو کہ یہ کام میرے لئے مناسب نہیں۔ دین کے لحاظ سے یا اس لحاظ سے کہ میری محنت کے مطابق اس سے نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ تو اس کام کے راستے میں روکیں ڈال دے۔ اور میرے دل میں بھی اس سے بے رغبتی پیدا کر دے۔ اور اس کے سوا جس امر میں میرے لئے بہتری ہے اس کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ اور اس کی طرف میری توجہ پھیر دے۔ اور اس کی خواہش میرے دل میں پیدا کر دے یہ دعا کتنی کامل ہے اور اس میں کتنے لطیف پیرائے میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر اچھا کام ہر زمانہ میں ہر انسان کے لئے مفید نہیں ہوتا بلکہ اچھے سے اچھا کام بھی بعض زمانوں میں اچھا نہیں رہتا۔ اور اچھے سے اچھا کام بھی بعض قوموں اور بعض افراد کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ پس اپنی اپنی محنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ پھل حاصل کرنے کے لئے انسان کو وہ کام اختیار کرنا چاہئے جو اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے اس زمانے میں مفید ہو اور جسے اعلیٰ طور پر بجالانے کی اس میں ذاتی قابلیت موجود ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو اسے وہ کام یا علم دوسرے بھائی کے لئے چھوڑ دینا چاہئے۔ اور خود اپنے لئے اپنے مناسب حال کام یا علم تلاش کرنا چاہئے لیکن چونکہ بنی نوع انسان کی ترقی کا معاملہ انسانی جدوجہد اور اس کی دماغی قابلیتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے موجود الوقت مرکز کے ساتھ بھی وابستہ ہے۔ اس لئے کسی کام کو شروع کرنے یا کسی علم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ 5 پر

حقیقی صبر کے نتائج

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک ملک کے احمدیوں کو جہاں حکومت کی طرف سے ان کی طرف توجہ ہو گئی ہے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے جماعت کو یہی تاکید کی کہ آپ صبر سے کام لیں۔ اور صبر کا یہی وقت ہوا کرتا ہے اس سے پہلے آپ کا حسن خلق دکھانا اور یہ کہنا کہ دیکھو ہم بڑا صبر کر رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب آزمائش آئے اور آزمائش کے مقابل پر صبر مضبوطی سے اپنے پاؤں پر قائم رہے اور آندھیوں کے مقابل پر وہ اس طرح استقامت دکھائے جیسے مضبوط جڑوں والے درخت آندھیوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ صبر ہے۔ اور ان لوگوں کی پرورش خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔"

اس مختصر سے ارشاد میں ایک تو ہمیں یہ بتا دیا گیا ہے کہ کس وقت کے صبر کو دراصل صبر کہتے ہیں۔ ہر وقت کہتے رہنا کہ ہم بڑا صبر کرتے ہیں چاہے کوئی مصیبت نہ بھی ہو اسے صبر نہیں کہتے۔ صبر تو کیا ہی اس وقت جاتا ہے یا حقیقی معنوں میں اسی صبر کو صبر کہہ سکتے ہیں جو ایسے وقت میں ہو جب انسان آزمائش میں سے گزر رہا ہو۔ آزمائش میں سے گزرے گا تو اگر خدانخواستہ وہ صبر نہ کرے تو ڈانواں ڈول ہو جائے گا اور اس کے گرنے کا بھی امکان ہے۔ یعنی اس کے ایمان کے زائل ہونے کا امکان ہے۔ لیکن اگر آزمائش آئے اور وہ صبر کرے اور یہ نہ سمجھے کہ تھوڑا سا صبر کر کے اس نے صبر کر لیا ہے بلکہ جب تک آزمائش رہے لحہ لحہ وہ اپنے صبر کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ تب کہا جا سکے گا کہ اس نے واقعی صبر کیا ہے۔ آزمائش کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے اس کے صبر کا ذکر ضرور زبان پر آئے گا۔

پس پہلی بات تو یہ بتائی گئی کہ محض صبر کر رہے ہیں 'صبر کر رہے ہیں' کہنے سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ لوگ صبر کرتے ہیں۔ آزمائش آئے اور آزمائش بھی ایسی جس میں انسان کے ڈانواں ڈول ہو جانے کا خطرہ ہو اور پھر انسان صبر کرے تو حقیقی معنوں میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے صبر کیا ہے۔ صبر ہی کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ صبر مضبوطی سے اپنے پاؤں پر قائم رہے۔ صبر بھی ہلنے نہ پائے۔ ڈگمگانے نہ پائے۔ ایسا نہ ہو کہ کبھی صبر کر لیا اور کبھی شکایت کر لی۔ جس وقت شکایت کی جاتی ہے اس وقت صبر مفقود ہو جاتا ہے گویا کہ صبر میں فاصلے پڑنے لگتے ہیں اور اگر صبر میں فاصلے پڑنے لگیں تو اسے مضبوط صبر نہیں کہا جا سکتا۔ اسے صحیح معنوں میں صبر کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ جب بھی فاصلہ پڑے گا۔ اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹے گا تو انسان کے گرنے کا مقام آ جائے گا۔

پس صبر ایک مضبوط رسی کی طرح مسلسل ہونا چاہئے۔ اتنا مسلسل کہ اس کے درمیان کوئی وقفہ نہ ہو۔ ایسا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ انسان صبر کرتا ہے۔ ہماری جماعت کے لئے یہ بات خاص طور پر ضروری ہے کہ جب ہم دکھ دئے جاتے ہیں اور جب مخالف ہمارے خلاف مخالفانہ چالیں چلتے ہیں وہ وقت دراصل صبر کا وقت ہے۔ تدبیر کا وقت بھی ہے اور صبر کا وقت بھی ہے۔ اور تدبیر کے ساتھ توکل کو جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم تدبیر کریں اور خدا تعالیٰ پر توکل نہ کریں تو ہماری تدبیریں ضائع جائیں گی۔

پس صبر کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ صبر میں کہیں بھی کوئی وقفہ نہ آئے۔ اور وہ اتنا مضبوط ہو کہ جیسا حضرت صاحب نے فرمایا ہے آندھیوں میں بڑے بڑے درخت سیدھے کھڑے رہتے ہیں۔ جن درختوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں انہیں آندھیاں کچھ نہیں کر سکتیں۔ جڑیں مضبوط نہ ہوں تو درخت کتنا بھی بڑا ہو۔ آندھی چلتی ہے تو وہ اوندھے منہ آگرتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ آندھی چلنے کے بعد سڑکوں پر کئی درخت گرے پڑے ہوتے ہیں۔ سارے درخت تو نہیں گرتے۔ اس لئے کہ سارے درختوں کی جڑیں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ کسی درخت کی جڑ مضبوط ہے کسی کی جڑ بالکل کمزور ہے۔ بعض جڑیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ وہ زمین کے اوپر بھی نظر آتی ہیں۔ جن درختوں کی جڑیں کمزور ہوتی ہیں وہ گر جاتے ہیں۔ اسی طرح جس صبر کو مضبوط بنایا جائے گا جس صبر میں کوئی وقفہ نہیں آنے دیا جائے گا۔ وہ تو مضبوط درختوں کی طرح اور زیر زمین جڑوں والے درختوں کی طرح کھڑا رہے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو جس طرح آندھیوں سے درخت گر جاتے ہیں اسی طرح آندھیوں سے صبر کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور انسان اپنے ایمان پر قائم رہنا مشکل سمجھتا ہے۔

ایک بات اس سلسلے میں جو اور بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح صبر کرتے ہیں ان کی خدا تعالیٰ خود پرورش فرماتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی چنگی میں آ جائے اور خدا تعالیٰ اس کی پرورش فرمانے لگے تو پھر آندھیاں چاہے کیسی ہی کیوں نہ ہوں مخالفت طوفانوں کی صورت میں سامنے آ جائے اور سیلابوں کی طرح بہا کر لے جانے کے لئے تیار ہو۔ لیکن چونکہ انسان خدا تعالیٰ کی چنگی میں آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی پرورش شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اور یہی حقیقی طور پر وہ صبر ہے جو انسان کے ایمان کو محفوظ رکھتا ہے۔ عام طور پر آزمائش ہی کے دنوں میں لوگ ڈانواں ڈول ہوتے ہیں اور ان کے ایمان کے زائل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے صبر کو مضبوطی سے قائم رکھیں اور اسے ایسا بنا دیں جیسے دور تک زمین میں جڑیں لے جانے والے درخت اور اس طرح کرتے ہوئے وہ خدا تعالیٰ کی چنگی میں آ جائیں۔ خدا تعالیٰ کی چنگی

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلعت اکبر مرزا

واقفینِ نو کا دورہ ربوہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میری دو بچیاں قبل از پیدائش وقف نو میں شامل ہیں نمانہ صبا اور لبیبہ اکبر خدا کا شکر ہے خدا تعالیٰ نے ہمیں خدمت دین کا موقع دیا انہی بچیوں کی بدولت ہم نے ربوہ کا یہ سفر اور یہ بابرکت دورہ کیا۔ جانے سے چند روز قبل ہمارے ضلع لودھراں کے مربی صاحب جناب چوہدری فرید احمد صاحب نے ہماری دنیا پور کی جماعت کو اطلاع پہنچائی کہ آپ تیاری کریں ہم ضلع لودھراں کے واقف نو بچوں کو لے کر ربوہ جا رہے ہیں جہاں انہیں سیر کروائیں گے اور سب ضروری جگہوں کا تعارف کروائیں گے ہم سب وزیر آباد ٹرین کے ذریعے فیصل آباد اور پھر ربوہ پہنچے۔ تمام ضلع کے لوگ اکٹھے گئے تھے جب ہم سب دار الضیافت پہنچے تو صبح کے ساڑھے نو ہو چکے تھے سارا وفد دار الضیافت کا ہی مہمان تھا جہاں سے ہم دس بجے لجنہ ہال بچوں سمیت پہنچ گئے وہاں بچوں سے ملنے کے لئے جہاں اور عہدے داران موجود تھیں وہاں بی بی امتہ القدوس صاحبہ بھی تھیں انہوں نے ہی بچوں سے کھانا کھانے سونے جاگنے وغیرہ کی دعائیں سنیں احادیث سنیں اور عبادات اور اخلاقیات کی باتیں پوچھیں اور سنیں پھر انہوں نے بچوں کو بتایا کہ آپ نے سب کچھ یاد کر رکھا ہے بہت اچھا کیا مگر یہ سب باتیں آپ صرف یاد ہی نہ کریں بلکہ ایک ایک بات پر عمل کریں اپنے آپ کو ان نیک باتوں میں ڈھال لیں اور پوری طرح سے دینی تعلیم سے آراستہ ہوں کوئی کمی آپ میں ہرگز نہیں ہونی چاہئے پھر وہاں سے انہوں نے بچوں کو پورے لجنہ ہال کی سیر کرنے کو فرمایا پھر ہم نے سب بچوں کو سیر کروائی تقریباً ڈیڑھ دو بجے ہم فارغ ہو گئے اور دار الضیافت پہنچ گئے وہاں کھانا تیار تھا کھانا کھا کر عبادت ادا کی اور آرام کرنے لیٹ گئے کیونکہ شام کو دوسرا پروگرام حضرت صاحب کے باغوں کی سیر کا تھا جس کے لئے ایک ٹرالی کا انتظام کیا گیا جو کم پڑ گیا اور کچھ لوگ رکشوں کے ذریعے روانہ ہو گئے وہاں بھی بچوں کو کھیلنے کودنے دیا اور ان سے ان کے کورس کے مطابق عمر کے حساب سے سوالات ہوئے تقریباً ہر بچے نے حاضر جوابی کا مظاہرہ کیا شام کو وہاں سے واپسی ہوئی اور مربی صاحب لودھراں ہمارے ساتھ ہی تھے ان کی اہلیہ محترمہ رخشندہ فرید صاحبہ بھی ہمارے ہمراہ تھیں رات کو مربی صاحب نے بتایا کہ صبح دس بجے ہم نے لائبریری دیکھنے جانا ہے صبح سب ساڑھے آٹھ بجے اکٹھے ہو جائیں۔ اب اگر کسی رشتہ دار کے گھر جانا چاہیں تو چلے جائیں ہمارا پیارا مرکز ایسی جگہ ہے جہاں تقریباً سبھی کے جاننے والے یا رشتہ دار ضرور ہوتے ہیں سو ہم سبھی کہیں نہ کہیں چلے گئے مگر صبح ساڑھے آٹھ بجے سب مربی صاحب کے سامنے باجماعت حاضر تھے پھر سب لائبریری روانہ ہو گئے جہاں گیٹ پر ہی سب سے پہلے ہماری ملاقات سید طاہر ماجد صاحب سے ہوئی انہوں نے اندر جا کر اپنے ہمراہ جناب حبیب الرحمان صاحب زیروی کو لا کر ہماری ان سے ملاقات کروائی اور بچوں کے ساتھ حبیب الرحمان صاحب زیروی اور سید طاہر ماجد صاحب اور ہمارے مربی صاحب نے گروپ فوٹو اتروائے پھر اندر چلے گئے ہمیں اور بچوں کو بتایا گیا کہ یہاں تقریباً ایک لاکھ سترہ ہزار کتابیں موجود ہیں جو شخص جس قسم کی جیسی کتاب پڑھنا چاہتا ہو پڑھ سکتا ہے اور انہوں نے بتایا اگر کوئی طالب علم انجینئر بننا چاہتا ہو اور یا پھر ایم۔ ایس۔ سی کرنا چاہتا ہو کتب خریدنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو یہاں سے مفت کتابیں مہیا کی جاتی ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں اس کے علاوہ ہر قسم کے علم کی کتابیں دینی اور غیر دینی ادبی کتابیں کثیر تعداد میں موجود ہیں پھر وہ ہمیں اوپری منزل پر لے گئے جہاں اخبارات تھے سو سال پرانے اخبار بھی محفوظ تھے اس کے علاوہ وہ سب کاغذات یا دستاویز جو دیمک نے یا کیڑے نے کھا لئے تھے ناقابل دید حالت میں تھے انہیں پڑھنا از حد مشکل تھا بہت سے سوراخ ہو چکے تھے یا بے حد بوسیدہ ہو چکے تھے انہیں پلاسٹک کور میں محفوظ کیا جا رہا تھا کاغذ کے دونوں طرف بہت ہی کسا ہوا باریک پلاسٹک کی تہہ جما دی گئی تھی ایک جگہ یہی کام ہوتا ہے ہماری لائبریری میں سو سال پرانے اخبارات میں سے آج تک کسی اخبار کی ضرورت ہو خواہ وہ انگریزی کا ہو اردو یا کسی زبان کا اخبار ہو ہر ایک نکلوا سکتا ہے یہ اخبارات تاریخ کے حساب سے رکھے گئے ہیں یہاں پر حضرت صاحب کا خطبہ دیکھنے کے لئے بڑا ہال کمرہ ہے جہاں تمام احمدیہ ٹی وی کے پروگرامز دیکھنے کا انتظام کیا گیا ہے یہاں سے ہم تقریباً ساڑھے گیارہ یا پونے بارہ بجے فارغ ہوئے۔ پھر ہماری ملاقات بزرگوار جناب ایڈیٹر اخبار الفضل نسیم سیفی صاحب سے ہوئی انہوں نے نہایت اپنائیت سے ہم سب کو اندر بلایا اور کہنے لگے کمرہ میں آجائیں دل میں جگہ ہونی چاہئے کمرہ چھوٹا ہے تو کیا ہوا دل تو وسیع ہے وہاں انہوں نے میری بیٹی جو وقف نو والی دونوں بچیوں میں بڑی ہے اس سے بہت ساری باتیں کیں اور خط لکھنے کا وعدہ لیا میری بیٹی نے وعدے کے مطابق انہیں خط لکھ دیا ہے بہت ہی محبت اور خلوص سے بہت اچھے ماحول میں ان سے باتیں ہوئیں پھر وہ باہر تشریف لائے اور ہم سب کے ساتھ تصویریں اتروائیں جو شاید شحیذ الاذہان میں آئیں خدا کرے ضرور آئیں۔

واپس سب لوگ دار الضیافت آگئے کھانا کھا کر آرام کیا شام ساڑھے پانچ بجے ہم سب احمدیہ ٹی وی کے لئے ایک پروگرام بنوانے چلے گئے جہاں بچوں کا ایک پروگرام سرائیکی زبان میں ریکارڈ ہوا ہمارے بچوں نے نظمیں تلاوت اور چھوٹی چھوٹی دعائیں سنائیں یہ تقریباً پندرہ منٹ کا پروگرام تھا وہاں سے واپس پھر ہم دار لضیافت آگئے اور مربی صاحب نے صبح کا پروگرام مرتب کیا اور پروگرامز کے مطابق صبح آٹھ بجے ہم سب بیت مبارک پہنچ گئے ہمارے ساتھ مربی صاحب تھے انہوں نے بیت کے صحن میں لے جا کر بچوں کو بتایا کہ یہ جگہ جمعہ کے روز احمدیہ ٹیلی ویژن میں دکھائی جاتی ہے اندر آکر منبر والی جگہ کھڑے ہو کر حضرت صاحب کی روانگی سے قبل عشاء کی عبادت جو حضرت امام الرابع نے پڑھائی اس کے بعد خطاب فرمایا وہ سنایا وہاں سے فارغ ہو کر ہم سب لوگ اجتماعی طور پر بہشتی مقبرے چلے گئے جہاں بچوں کو بتایا گیا یہ سب قبریں کس کس کی ہیں جو قطعہ خاص میں ہیں اور جو باہر رفقاء کی تھیں ان کے متعلق بتایا کہ جن رفقاء کی تصاویر آپ نمائش میں دیکھ چکے ہیں ان ان کی یہ قبریں ہیں وہاں دعا کی اور پھر سب نے اپنے اپنے رشتہ داروں کی قبروں پر دعا کی اور واپس باہر آگئے جہاں سے تانگوں پر سوار ہو کر سب بیت اقصیٰ چلے گئے جہاں مربی صاحب نے تعارف کروایا اور اس کی تعمیر کی تفصیل سنائی اور یہ بھی بتایا اس پر خرچہ کتنا ہوا اس طرح ہم پھر نصرت جہاں اکیڈمی گئے وہاں کے عملے نے بہت محبت خلوص کا ثبوت دیا سارے سکول کی سیر کرائی اور عزت افزائی بھی کی اور بچوں کو اس سکول کے قیام کی وجہ بھی تفصیلی بتائی یہاں کی مکمل سیر کے بعد ہم سب دریائے چناب چلے گئے جہاں ہم نے بچوں کو کشتی کی سیر کروائی یہاں ہلکا پھلکا کھانے پینے کا پروگرام بھی تھا جہاں سے واپس دار الضیافت آگئے جو ہمارا آخری پروگرام تھا وہ وقف نو بچوں کو وقف نو دفتر لے جانے کا تھا جہاں بچوں نے مختلف کتابیں خریدیں باتیں کیں ہم نے اپنے بچوں کی فائلیں نکلوا کر دیکھیں وکیل وقف نو نے ہمیں بتایا آپ کی فائلوں میں اتنی کمی ہے اسے پورا کریں اس رات نو بجے جناب سید طاہر ماجد صاحب تشریف لائے اور بچوں سے تفصیلی ملاقات کی بچوں سے ان کے کورس وقف نو کے مطابق عمر کے لحاظ سے سب بچوں سے دعائیں سنیں اور دینی معلومات کے سوالات پوچھے ماں باپ اور بچے کا نام اور دادا جان کا نام پوچھا اس طرح ہر بچے کا انفرادی امتحان ہوا اور ہر بچے کی الگ الگ رپورٹ تیار کی جو بچوں کی فائل میں لگائی جائے گی۔

دریائے چناب کی سیر سب کاموں کے آخر میں کی گئی سو اس طرح یہ کام مکمل ہوا اس سارے سفر اور سیر میں جو بات خاص طور پر اثر انداز ہوئی بچوں پر بھی اور ہم والدین پر بھی وہ تھی یہاں کے ربوہ کے تمام احباب جماعت کا حسن سلوک جہاں جہاں گئے وہاں وہاں پہلے والوں سے بڑھ کر ملنے والے لوگوں نے سلوک کیا سب نے بہت کشادہ دل سے خوش آمدید کہا اور اچھے اور احسن طریقے سے تعاون کیا بہت عزت افزائی کی ایک ایک بندے کے سلوک کو اگر لکھنے لگوں تو ایک الگ کتاب بن سکتی ہے مگر اب تو میں نے صرف سیر کا حال لکھنا ہے جو نہایت مختصر لکھا ہے قدم قدم پر ذہن اور دل کو خوش و روشن کرنے والے واقعات ہوئے سب قسم کے عملے کے لوگوں نے ایسے ہاتھوں ہاتھ لیا کہ ہم دنگ رہ گئے ان کا سلوک و محبت دیکھ کر جتنا پیارا ہمارا ربوہ شہر ہے جتنی پاکیزہ بابرکت سرزمین ہے اس سے کہیں زیادہ اونچے رتبے بلند ذہن والے یہاں کے رہنے والے لوگ ہیں ایک ایک کو دیکھ کر یہی محسوس ہو رہا تھا کہ ہاں واقعی یہ شخص اتنا اچھا اخلاق رکھتا ہے یہ اس قابل ہے کہ یہ اس پاک زمین پر رہے واقعی اتنے ہی نیک پر خلوص اور محبت کرنے والے لوگوں کے لئے ہی یہ عزت و برکت والی سرزمین ہے زندہ و تابندہ شہر کے زندہ و تابندہ ساتھیو" بہنو۔ بھائیو۔ تمہیں میں بے حد عزت احترام کا سلام پیش کرتی ہوں خدا کرے آپ سب اسی طرح ہمارے مرکز کا وقار بلند رکھیں اسی طرح ہر آنے والے پر عزت و احترام سے اپنا سکہ جماتے رہیں خدا آپ کو (اللہ نے چاہا تو) ساری دنیا میں عزت دے گا آمین۔

ایک اچھی بات

جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ اور اگر اس علاقہ میں وباء پھیل جائے جس میں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جاؤ۔

بقیہ صفحہ 3

میں آجانے کا محاورہ ہمنے پہلی دفعہ حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے سنا تھا۔ اور اس وقت سے ہمارے دل میں یہ یقین گھر کر گیا کہ حقیقی زندگی یہی ہے کہ انسان خدا کی چنگی میں آجائے۔ خدا کی چنگی میں آنے سے نہ کسی مخالفت کا ڈر رہتا ہے نہ دشمن کی کسی تدبیر کا۔ اور صبر اتنا مضبوط ہو جاتا ہے کہ ہمارے ارد گرد چاہے کچھ ہی ہو ہمارے پاؤں نہیں ڈولتے۔ ہم ڈانواں ڈول نہیں ہوتے۔ ہمارے ایمان پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ ہم تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہو اسے کون ڈانواں ڈول کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طاقت سے کون لڑ سکتا ہے۔ اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ اور جس شخص کو خدا تعالیٰ کی طاقت میں آجانے کا موقعہ ملے اس کی بھی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا۔ ایڑی چوٹی کا زور لگانے والے بھی اس کی مخالفت میں ناکام رہتے ہیں۔ اور ایک طرف وہ ناکام رہتے ہیں اور دوسری طرف ایمان بڑھتا ہے۔

گویا کہ اس چھوٹے سے پیراگراف میں جو آپ نے اپنے ایک خطبہ کے دوران فرمایا یہ ساری باتیں ہمارے سامنے آگئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ صبر کیا ہے اور کس وقت تک کیا ہوا صبر حقیقی معنوں میں صبر کہلاتا ہے۔ دوسری یہ کہ صبر کو کس طرح مضبوطی سے قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور تیسری بات جو سب سے اہم ہے وہ یہ کہ جب انسان اس قسم کا صبر دکھاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی چنگی میں آ جاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ اس کی پرورش کرنے لگتا ہے۔ اور جس کی پرورش خدا تعالیٰ خود کرے اسے کون نقصان پہنچائے گا۔

پس آیئے ہم ایسا ہی صبر دکھائیں۔ اور ایسا صبر دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف سے پرورش کا لطف اٹھائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

منورہ سلطانہ بنت ملک ارشاد الحق صاحب کراچی

آنٹی مکرمہ و محترمہ سکینہ سیفی

نہایت ہی ادب سے ملتجی ہوں کہ آج میں اپنی بہت ہی پیاری آنٹی مکرمہ و محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کا ذکر خیر کرنا چاہتی ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ مگر میں یہاں صرف ایک خوبی مہمان نوازی کا ذکر کروں گی۔ خاکسارہ ساتویں کلاس میں پڑھتی تھی میں اور میری باجی خالدہ ارشاد ہم ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع پر ربوہ گئے تھے۔ ہمیں روزنامہ الفضل اخبار کے ایڈیٹر صاحب کی بیگم صاحبہ سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ ہم پیاری آنٹی کی خدمت میں حاضر ہوئے' پیاری آنٹی نے ہماری بہت خاطر مدارت کی اور دوسرے دن ہم دونوں بہنوں کو اپنے گھر باقاعدہ دعوت پر بلایا۔ جس طرح اہم شخصیتوں کو دعوت پر بلایا جاتا ہے۔ مگر ہم عام سی چھوٹی احمدی بچیاں تھیں ہم دونوں بہنیں اکیلی تھیں نہ ہمارے ساتھ ہماری امی گئی تھیں اور نہ ہی ابو جان گئے تھے۔ ورنہ لوگ تو ماں باپ کے سامنے بچوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔

دوپہر کی دعوت تھی' دعوت میں مرغی کا قورمہ 'گوشت کا پلاؤ' اور میٹھے میں کسٹرڈ اور فروٹ تھا۔ یہ تھا اپنے امام سے وابستگی کا نتیجہ!

چونکہ ہم دونوں بہنیں جماعت کے ساتھ گئی تھیں ہماری انچارج صاحبہ کی طرف سے ہماری چھٹی مختصر تھی پیاری آنٹی نے ایڈیٹر صاحب الفضل کا کافی انتظار کیا مگر انہیں دفتر میں کوئی مصروفیت تھی اس وجہ سے لیٹ ہو گئے پیاری آنٹی نے خود ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور ہماری عزت افزائی فرمائی کھانے پر ہی بس نہیں کی بلکہ ہمارے ساتھ انہوں نے ڈھیر سارے تحفے بھی کر دیئے اور اپنے ہاتھ کا بنایا ہوا اچار بھی ہمیں دیا اور فرمایا کہ یہ اچار میری طرف سے کراچی لے جائیں اور اپنے باورچی خانے میں رکھ لینا تاکہ یہ اچار آپ کو میری یاد دلاتا رہے اور یہ بھی فرمایا کہ اچار میں خود بنا کر اپنے بچوں کو بھی بھجواتی ہوں۔ یہ تھی ان کی بڑائی اس کا ذکر میں ان کی وفات کے بعد کر رہی ہوں یہ ہماری اور انکی پہلی ملاقات تھی۔ اور یہ تھا ہم چھوٹی چھوٹی بچیوں سے ان کا حسن سلوک۔

اس کے بعد اکتوبر 1996ء میں خاکسارہ اپنے امی ابو کے ساتھ ربوہ گئی اور پیاری آنٹی سے ملاقات کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر بھی انہوں نے ہماری بہت خاطر تواضع کی اور ہمارے ساتھ "سیب" بھی کر دیئے۔

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے۔ دوسری ملاقات میں میں نے یہ دیکھا کہ کتابیں پھیلائے دونوں میاں بیوی بیٹھے ہیں اور دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ یہاں مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا کہ پیاری آنٹی' پیارے انکل بزرگ نسیم سیفی صاحب کے شانہ بہ شانہ یعنی انکل نسیم سیفی کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل رہی ہیں دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

ایک بات کا مجھے اور بھی فخر ہے کہ ہم دونوں بہنوں کی تصویر پیاری آنٹی کے ساتھ میرے پاس محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ پیاری آنٹی کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اللہ تعالیٰ پیاری آنٹی کے درجات بلند تر کرتا چلا جائے' اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اللہ تعالیٰ پیاری آنٹی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

پیارے انکل اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ مقبول خدمت دین کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ہماری پہلی ملاقات اور دوسری ملاقات کے درمیان کا واقعہ ہے کہ ہمارے دل و جان سے پیارے حضرت صاحب نے انکل نسیم سیفی صاحب اور پیاری آنٹی کو بہت ہی محبت سے پر' شفقت سے پر' دعاؤں سے پر خط تحریر فرمایا جو کہ الفضل اخبار میں چھپا یہ خط پڑھ کر میری باجی خالدہ ارشاد جو کہ اب خالدہ انتصار نذر ہیں یعنی انکی شادی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے امام کی دعاؤں کے طفیل مکرم انتصار احمد نذر صاحب مربی سلسلہ سے ہو چکی ہے۔ یہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ یہ ہمارے بچپن کا واقعہ ہے۔

ہم نے ایڈیٹر صاحب الفضل کو اور پیاری آنٹی کی خدمت میں مبارک باد کا خط لکھا اور یہ لکھا کہ اس خط کی خوشی میں آپ ہم دونوں بہنوں کو مٹھائی کھلائیں۔ تو پیارے انکل اور پیاری آنٹی کی طرف سے ہمیں -/50 روپے کا منی آرڈر موصول ہوا۔ وہ پچاس روپے اب تک ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

میرا اپنا خیال ہے کہ یہ بھی پیاری آنٹی سکینہ سیفی صاحبہ نے اپنے گھر کے بجٹ سے ہمیں مٹھائی کے لئے پچاس روپے بھجوائے۔ یہ انکا ہمارے ساتھ محبت کا نرالا رنگ تھا۔ اور ہم بچوں سے حسن سلوک۔ ہم سب بچے پچاس روپے کا منی آرڈر پا کر خوشیوں سے اچھلنے لگے تو پوسٹ مین کہنے لگا کہ آپ لوگ 50 روپے پا کر اتنا خوش ہو رہے ہیں تو ہم نے اسے یہ کہا کہ یہ پچاس روپے ہمارے پیارے بزرگ اور پیاری آنٹی نے مٹھائی کے لئے بھجوائے ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

سے بھی دعا کر لینی چاہئے۔ کہ اس زمانے کے متعلق جو اس کی تجویز اور فیصلہ ہے وہ اسے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ اچھا بیج اچھی زمین میں مناسب موسم میں پڑے اعلیٰ سے اعلیٰ کھیتی پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔

○○○

○

"امیدیں جو کرے گا کم اسے صدمے بھی کم ہونگے"
مسرت کو بھی غم کہہ لیں تو ہر جھولی میں غم ہونگے

جو آتا ہے وہ اس محفل کی رونق بن کے آتا ہے
اگرچہ ایک دن محفل میں تم ہو گے نہ ہم ہونگے

بہت رونے سے آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں بالآخر
جو یوں روئے تو پھر آنکھوں کے گوشے بھی نہ نم ہونگے

میں دل برداشتہ ہو کر تو مقتل میں نہیں آیا
مجھے معلوم تھا 'جو آئیں' ان کے سر قلم ہونگے

محبت کو عقیدت میں بدل دیتا ہوں مَیں اکثر
جو مل پاؤں انہیں تو میرا سر ان کے قدم ہونگے

زمانہ جو سنائے اپنے افسانے تو سن لیجے
رقم کی بات ہوگی تو مرے قصے رقم ہونگے

مری تدبیر ہوگی کارگر تقدیر سے مل کر
سرِ میدان میرے ہاتھ ہی میرا علم ہونگے

نسیم اس بزم میں مجھ سے ہر اک انسان برتر ہے
جو کمتر ہوں مری حالت سے ایسے لوگ کم ہونگے

نسیم سیفی

فیروز الدین امرتسری

ذرائع کامیابی

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو ہر چیز کا روشن پہلو رکھتے ہیں۔ وہ ہر کام کو اس یقین کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ ہم اس میں ضرور کامیاب ہونگے وہ پیش آمدہ مشکلات اور عارضی روکاوٹوں کے ساتھ بہادرانہ جنگ کرتے ہیں اور بالآخر ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قانون قدرت ہمیشہ سے اس نتیجہ کی تائید کرتا آیا ہے اور خداوند کریم بھی انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

دوسری قسم ان بودے اور کمزور دل لوگوں پر مشتمل ہے جو کام شروع کرنے سے پہلے کئی ماہ سوچتے رہتے ہیں کہ کیا ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے تذبذب اور تزلزل دو دلی اور پس و پیش و کم و بیش کا خیال انکے دامنگیر رہنا ان کا طبعی خاصہ ہوتا ہے ناکامی کا خطرہ انکے دل سے کبھی نہیں نکلتا مشکلات کے بھوت ہر وقت انکے سر پر سوار رہتے ہیں۔ اور قعر مذلت میں گرے رہتے ہیں قانون قدرت ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتا اور نصرت خداوندی بھی ان کے شامل حال نہیں ہوتی۔

(ماخوذ از مخزن اخلاق صفحہ 291)

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنوبی ایشیائی ملکوں کی تین روزہ کانفرنس

جنوبی ایشیا کے ملکوں کی تین روزہ سربراہ کانفرنس گذشتہ روز کوالالپور میں ختم ہو گئی۔ کانفرنس کے اختتامی اعلان میں ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کے مابین رابطے کو زیادہ موثر بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ کانفرنس کے نمائندہ نے ترقی یافتہ ملکوں کے رہنماؤں سے کہا ہے کہ وہ اپنی منڈیوں تک آزاد کریں اور ترقی پذیر ملکوں کو اپنی منڈیوں کی رسائی کا موقع دیں۔ انہوں نے زر مبادلہ کے بارے میں شفاف عمل کی ضرورت پر زور دیا تاکہ وہ تاجر ترقی پذیر معیشتوں سے فائدہ نہ اٹھا سکیں جو اخلاقی ضابطوں کی پابندی نہیں کرتے۔

کانفرنس کے اختتام پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے ملائیشیا کے وزیر اعظم نے کہا کہ وہ دسمبر میں کرنسی کے کاروبار کے بارے میں تجاویز پر مشتمل ایک مسودہ پیش کریں گے۔

OOO

عراق کو اقوام متحدہ کی ہدایات

کویت کے وزیر خارجہ شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح نے کہا ہے کہ کویت کی مسلح افواج کو عراق کی اسلحہ انسپکٹروں کے مسئلہ پر اقوام متحدہ سے چپقلش ہو جانے کے باعث کسی بھی ممکنہ صورت حال سے نمٹنے کے لئے پوری طرح چوکس کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورت حال میں ہماری مسلح افواج کا مکمل طور پر الرٹ ہونا یقینی ہے۔ جس کی چنگاری ہم تک پہنچنے کا احتمال ہو۔

تاہم ایک مقامی اخبار کے مطابق انہوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ مزید بات آگے نہیں بڑھے گی۔ انہوں نے عراق پر زور دیا ہے کہ وہ عالمی برادری کو چیلنج کرنے کا سلسلہ بند کر کے اقوام متحدہ کی ساری قرار دادوں پر مکمل عمل در آمد کرے۔ کویت کی سپریم دفاعی کونسل نے جس کا اجلاس گذشتہ دنوں ہوا تھا کہا کہ نیا بحران علاقہ کی سلامتی و استحکام کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر لی جائیں۔

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے مشرق وسطیٰ بھی کویت پہنچ گئے ہیں۔ ان کی آمد خلیج عرب کے ممالک کے دورہ کا حصہ ہے۔ وہ امارات، عمان اور سعودی عرب کا دورہ کر چکے ہیں۔

OOO

سوڈان پر بھی اقتصادی پابندیاں

عراق اور لیبیا کے بعد سوڈان وہ تیسرا اسلامی ملک بن گیا ہے جس پر امریکہ نے اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ ان پابندیوں کے تحت سوڈان کے بینک غیر ملکی بینکوں اور عالمی اداروں سے قرض حاصل نہیں کر سکیں گے۔ امریکہ میں سوڈان کے اثاثے منجمد کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

صدر کلنٹن کے دستخطوں سے جاری شدہ حکم کے مطابق سوڈان کو امریکی ٹیکنالوجی کی فراہمی اور امریکہ میں سوڈانی اشیاء کی در آمد بھی بند کر دی گئی ہے۔ امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے پابندیوں کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ سوڈان بین الاقوامی دہشت گردی میں ملوث ہے۔ اور اس ملک کا انسانی حقوق کا ریکارڈ بھی انتہائی شرمناک ہے۔

مختلف نیوز ایجنسیوں کے مطابق ان پابندیوں کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ سوڈان کے ایران سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ اور وہ ہر معاملے میں ایران کی حمایت کرتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ صدر بل کلنٹن کے اس اقدام سے امریکہ میں سوڈان کے اثاثے منجمد ہو جائیں گے۔ اور دو طرفہ تجارت ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے کہ بار بار کی وارننگ کے باوجود سوڈانی حکومت نے ہمارے مطالبات پر کان نہیں دھرے بلکہ اپنی پالیسیاں مزید زور و شور سے جاری رکھیں۔ کلنٹن انتظامیہ نے کہا ہے کہ سوڈان مصر کے صدر حسنی مبارک پر 1995ء میں ہونے والے قاتلانہ حملے میں بھی ملوث تھا۔ تاہم سوڈان نے اس حملے کی تردید کی ہے۔ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے اس ضمن ایک قرارداد بھی پاس کر رکھی ہے کہ سوڈان قاتلانہ حملے میں ملوث تین افراد تک پہنچنے کے لئے ضروری مدد فراہم کرے۔ حال ہی میں کلنٹن انتظامیہ نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ سوڈان اپنے ہمسایہ ممالک اری ٹیریا، ایتھوپیا اور یوگنڈا میں باغی تحریکوں کو فروغ دے رہا ہے۔ اور اس نے اپنے ملک میں دہشت گردوں کی تربیت کے کیمپ قائم کر رکھے ہیں۔

امریکہ سوڈان پر پابندیوں کے سلسلے میں اپنے اتحادیوں کی حمایت بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سوڈان میں 14 سال سے جاری خانہ جنگی میں قریباً 10 لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ابھی تک امریکہ کے سفیروں متعینہ سوڈان کو واپس بھیجنے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

OOO

اردن میں حکومت کی جیت

اردن میں پارلیمنٹ کے انتخابات حکومت کے اعتدال پسند حامیوں نے جیت لئے ہیں۔ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق اعتدال پسندوں نے 80 میں سے 60 نشستیں جیت کر پارلیمنٹ پر اپنی گرفت برقرار رکھی ہے۔ آٹھ آزاد اسلام پسند امیدواروں اور بائیں بازو کے چار امیدواروں نے پہلی مرتبہ کامیابی حاصل کی ہے لیکن پارلیمنٹ کی واحد خاتون رکن اس بار انتخاب ہار گئی ہیں۔ انتخابات میں 50 فیصد سے کچھ زیادہ رائے دہندگان نے ووٹ دیئے۔ شاہ حسین نے انتخابات کو آزادانہ اور منصفانہ قرار دیا ہے۔

احمدی بیگم لاہور

اچھی مائیں

(محترمہ مریم نواب بیگم صاحبہ)

لفظ "ماں" میں کس قدر ٹھنڈک اور مٹھاس سموئی گئی ہے کہ جس سے بے پناہ طمانیت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ گھنیری چھاؤں والا درخت ہے کہ جس کے سایہ کے نیچے آکر دنیا کا ہر دکھ بھول جاتا ہے سینہ کی ہر جلن ٹھنڈک میں بدل جاتی ہے۔

جس وجود کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے وہ اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ اس وقت اور بھی نور' علیٰ نور اور حسن مجسم بن جاتا ہے کہ جب وہ اس جنت کی عظمت کو سمجھ لیتا ہے کہ جو اس کے قدموں کے نیچے بتائی گئی ہے۔ اور پھر جس کے لئے وہ خود کو وقف کر ڈالتا ہے کہ اس کی کوکھ سے جنم لینے والے وجود اس جنت کے وارث بن جائیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسی "ماں" مجھے بھی عطا کی تھی جس کا اپنا جنم اس دور کا تھا کہ جب عورت کے لئے تعلیم حاصل کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا مگر قدرت کی فیاضی نے میری ماں کو علم سے قلبی لگاؤ عطا فرمایا تھا۔

اس دور میں کم سنی میں شادی کر دینے کا دستور تھا میری امی پر بھی یہ دستور لاگو کر دیا گیا مگر جہاں وہ بیاہ کر آئیں وہاں میرے والد محترم کے دو چھوٹے بھائی اسکول میں زیر تعلیم تھے۔ ان کو ہوم ورک کرتے دیکھ کر امی نے ان سے پڑھنے کی خواہش ظاہر کی اور ان دونوں نے ان کو پڑھانا شروع کر دیا۔ مگر نا سمجھ ہونے کے باوجود امی نے اردو لکھنا تو کم کم سیکھا مگر پڑھنا کافی حد تک سیکھ لیا۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد والد صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی جس کی وجہ سے گھر میں کچھ کتب معہ درثمین کے آگئیں اباجی نے امی کو اپنے احمدی ہونے کا بتایا اور کہا کہ آپ پر کوئی پابندی نہیں کہ آپ بھی ہوں یہ جو کتب رکھی ہیں دل چاہے تو پڑھ لیا کرنا مگر زبردستی نہیں ہے۔

یہ سنکر چونکہ علم کی شیدائی تھیں اس لئے فرصت کے اوقات میں پڑھتی رہیں اور درثمین تو اس قدر پسند آئی کہ مصروف کار ہوتیں تو جو زبان پر شعر آجاتے وہ گنگناتی رہتیں اور پھر ایک دن خود کو احمدیت کی آغوش میں لا ڈالا۔

میرے والدین ابھی صاحب اولاد نہیں ہوئے تھے اباجی کی سفری ڈیوٹی تھی اس لئے امی کے پاس کافی ٹائم مطالعہ کا نکل آتا تھا۔ عبادات کی پابندی دلی ذوق و شوق سے دونوں کرتے تھے۔ اکثر فجر سے پہلے بھی عبادت کرتے تھے۔ بتایا کرتی تھیں کہ فجر کے بعد تلاوت کی محرومی کا احساس ہوتا۔ جس کے لئے قاعدہ شروع کیا اباجی گھر پر ہوتے مدد دیتے ورنہ خود ہی محنت کرتی رہیں اور اس طرح سے کلام الٰہی پڑھنے لگیں اکثر کسی نہ کسی کو سنا کر اصلاح بھی کروا لیا کرتی تھیں مگر دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ کئی سال اسی طرح گذر گئے میری بڑی ہمشیرہ اور بھائی جان اب یسرنا پڑھتے تھے پھر کلام الٰہی شروع ہوا مگر اب ان کی اپنی مصروفیات دوچند ہو چکی تھیں۔ مگر دل کی لگن جو اصلاح کے لئے تھی وہ اس وقت تک قائم رہی کہ جب میں نے باترجمہ شروع کیا اس وقت آپ نے میرے استاد حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے ذکر کیا اور آپنے ناظرہ سننے کی حامی بھر لی غالباً تین ماہ میں یہ دہرائی مکمل ہو گئی اور اب والدہ صاحبہ پوری طرح مطمئن ہو کر فجر کے علاوہ بھی جو وقت ملتا وہ اکثر تلاوت میں گزارتیں اور ہمارے لئے نمونہ بنتیں۔

میری والدہ محترمہ کو احمدیت سے دلی لگاؤ اس قدر تھا کہ دیکھنے والے کسی نہ کسی رنگ میں متاثر ہو جاتے تھے اطاعت امام کا جذبہ بے پناہ پایا تھا۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کا یہ اہتمام کیا ہوا تھا کہ اباجی تنخواہ لا کر دیتے تو پہلے سے کئے ہوئے حساب کے مطابق چندہ کی رقم الگ کر دیا کرتی تھیں۔ اور کچھ رقم بچت کے طور پر نکال کر رکھ دیتی تھیں اس کے بعد پھر گھریلو ضروریات پر خرچ کی باری آتی۔ میری والدہ طبعاً ذہین اور بہت سلیقہ مند خاتون تھیں صفائی اور پاکیزگی کا بہت اہتمام رکھا کرتی تھیں۔ اور فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ تمہارے گھر صاف ستھرے ہونے چاہئیں حتیٰ کہ میلے پانی کی بدرو بھی صاف ہو تاکہ دیکھنے والے دور سے دیکھ کر یہ کہہ اٹھیں کہ یہ کسی احمدی کا گھر ہے میرے والدین کو قرضہ لینے سے چڑ تھی البتہ قرض مانگنے والے کو کبھی خالی نہ لوٹاتے تھے اور یہی ہمیں تاکید کیا کرتے تھے۔

میری امی کو خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بہت محبت تھی۔ حضرت اماں جان سے احترام اور بے پناہ خلوص رکھتی تھیں۔ اباجی نے جب سہارنپور سے قادیان آنا ہوتا تھا تو ان کو دہلی کے دیسی پان لانے کی خاص طور تاکید کیا کرتی تھیں اور پھر جب پان آجاتے تو آپ بصد شوق حضرت اماں جان کی خدمت میں جا کر پیش کرتیں اور پھر نہایت مودبانہ طور پر عرض کرتیں۔ اماں جان اپنے ہاتھ سے مجھے ایک پان بنا دیں۔ حضرت اماں جان پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو وہ یہ سنتے ہی مشفقانہ نگاہ امی پر ڈالتیں اور پان بنا کر کہتیں۔ "لو بی بی نواب بی بی پان کھاؤ" اور اس تبرک سے امی بہت محظوظ ہوتیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سے اکثر ملنے جاتیں مجھے ساتھ لے جاتیں۔ حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ سے تو کچھ عزیز داری بھی تھی کہ ان کی چھوٹی بہن ہمارے رشتہ کے ماموں محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ سے بیاہی ہوئی تھیں۔ ایک بار امی سرسوں کا خشک کیا ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساگ پکا کر حضرت امام جماعت الثانی کے لئے لے کر گئیں تو اتفاقاً اس دن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی باری حضرت ام وسیم کے ہاں تھی۔ حضرت صاحب کے لئے کھانا لگایا جا رہا تھا کہ امی نے ساگ ام وسیم صاحبہ کو دیا جو دستر خوان پر رکھا گیا۔ حضرت صاحب نے دیکھتے ہی پوچھا یہ ساگ کہاں سے آیا ہے؟ حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ نے بتایا کہ شیخ صاحب کی ہمشیرہ لائی ہیں یہ سن کر حضرت صاحب نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو جٹیوں کا کام ہے شیخ صاحب کی ہمشیرہ نے کیسے بنا لیا اور پھر حضرت صاحب نے اس میں سے نوش فرمایا۔

قادیان کی رہائش 1938ء میں اختیار کی گئی تو جمعہ کی عبادت اور ہفتے کی صبح کو مستورات میں حضرت صاحب کا جو درس ہوا کرتا تھا اس میں ناغہ شاذ ہی ہوتا ورنہ باقاعدگی سے مجھے ساتھ لے کر جاتی تھیں۔ درس کے لئے پہلے دن ہی ہدایت کی تھی کہ کاپی پنسل لے کر جانا اور جو ہو سکے وہ نوٹ کر لیا کرنا۔ دراصل اس ہدایت کی وجہ یہ تھی کہ پوری توجہ سے درس سنا کروں۔ یہ ہدایت اتنی بابرکت ثابت ہوئی کہ آہستہ آہستہ عادت ہوتی چلی گئی قلم تیز چلا کر درس نوٹ کرنے کی اور اب جب احمدیہ ٹی وی پر ترجمہ کلام الٰہی کلاس ہوتی ہے تو پرانی یاد تازہ کرتی ہوں اور اپنی امی کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی تحریک ہوتی ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے دسمبر کے شروع ہوتے ہی تیاری میں لگ جایا کرتی تھیں۔ اور اس طرح گھر میں جو چھوٹا سا انقلاب رونما ہوا کرتا تھا اس کا اثر ہم سب پر جلسہ سالانہ کی انفرادیت اور اہمیت کی صورت میں ہوتا جس سے مرکز میں جانے کا جذبہ شوق بھڑک اٹھتا۔ قادیان سے پہلے بٹالہ آیا کرتا تھا جہاں سے منارہ نظر آنا شروع ہوتا تو امی دعاؤں میں مشغول ہو جایا کرتی تھیں اور چہرہ پر دیار حضرت بانی سلسلہ کے قرب کے آثار دیکھ کر جو رونق آیا کرتی تھی وہ ہمیں مجبور کر دیا کرتی تھی کہ ہم بھی اسی طرح خوش ہو ہو کر دعائیں کرتے ہوئے قادیان میں داخل ہوں۔

والد صاحب جلسہ سے فارغ ہو کر اپنے آبائی شہر گجرات پنجاب ہم سب کو لے کر عزیزوں رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جاتے تھے جو کہ سب غیر از جماعت تھے مگر عزیز داری کا حق تو قائم تھا جسے میرے والدین مزید مضبوط کرنے کے لئے ہر قدم اٹھاتے تھے۔ ایک بار تایا جان کے گھر میں سب جمع تھے کہ کسی نے طنزیہ گفتگو شروع کر دی اور آخر میں بھرپور وار یہ کہہ کر کیا کہ تم لوگوں کی تو شکلیں ہی بدل گئی ہیں۔ امی جھٹ برجستہ بولیں۔ ہاں نور...... میں فرق تو ہوتا ہی ہے' جس پر وہ عزیز اٹھ کر چلے گئے۔ جلسہ سے واپس آکر ہفتوں اس کی یاد قائم رکھی جاتی اور اسی سلسلہ میں گفتگو کی جاتی اس کا یہ فائدہ ہوتا کہ وہ خوبصورت صبح و شام جو گزار کر آتے تھے وہ دلوں پر نقش ہو جاتے۔ لجنہ کے کاموں میں امی جان بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں اور ہمیں بھی شامل رکھتیں۔ کتب حضرت بانی سلسلہ کے امتحانوں میں شمولیت کی تاکید کرتی تو کہا کرتی تھیں کہ بس زیادہ لکھ

نہیں سکتی ورنہ سب سے پہلے میں شامل ہوتی۔ یہ سطور لکھتے ہوئے احساس ہو رہا ہے کہ ماں کے اوصاف کا تحریر میں احاطہ کرنا بہت مشکل کام ہے کہ وہ تو ایک سمندر کی طرح ہوتی ہے اس لئے اس وجود کی بلندیٔ درجات کی دعائیں ہی شائد کچھ حق خدمت ادا کر سکیں اور یہی حکم الٰہی بھی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

خطرناک غلطیاں

(1) اس خیال میں مت رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست خوبصورت اور تونگر ہی رہوں گا۔
(2) اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دونگا۔
(3) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اس کے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔
(4) ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔
(5) کسی کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے وقت پر مکمل کرنے کی امید رکھنا۔
(6) اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیہ کا امیدوار رہنا۔
(7) اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔
(8) جو کام اپنے سے نہ ہو سکے اسے سب کے لئے ناممکن خیال کرنا۔
(9) لوگوں کی تکلیف میں حصہ نہ لینا اور پھر ان سے ہمدردی کی امید رکھنا۔
(10) ہر ایک سے بدی کرنا اور خود آرام میں رہنے کی توقع کرنا۔
(11) بغیر کافی ذریعہ اطمینان کے محض کسی کی قسم پر اعتبار کرنا۔
(12) بیکاری میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش ہونا۔
(13) تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لگانے کو کوشش کرنا۔
(14) اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور لائق آدمی تصور کرنا۔
(15) تمام نوجوانوں کو تجربہ کار خیال کرنا۔
(16) آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا اور ہر شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا۔
(17) دوسروں کی موت کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے بری سمجھنا۔
(18) برا کام کرتے وقت برا کلام کہتے وقت ہر دیوار کو کان اور ہر دروازے کو آنکھ نہ سمجھنا۔
(19) ادائیگی قرض کے متعلق دلفریب ذرائع کا تصور باندھ کر غیر ضروری اخراجات کے لئے بے خطر قرض لینا۔

OOO

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 8- نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب فرسٹ ایڈ-
2-30 خطبہ از حضرت صاحب
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے- پروڈکشن
8-00 اردو کلاس-
9-00 کمپیوٹر ہر کسی کے لئے- حصہ 31-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00 سرائیکی پروگرام-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب- فرسٹ ایڈ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 گولڈن جوبلی آزادی پاکستان- از خدام الاحمدیہ حصہ دوئم-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 عربی پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- آخری حصہ

اتوار 9- نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
3-30 بچوں کی ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- آخری حصہ کرینٹ گرامر سکول بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی- میزبان سید مبشر احمد ایاز-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈیسک- ٹیک ٹاک
7-30 سیرت حصہ دوئم-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز آخری حصہ- کرینٹ گرامر سکول بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی میزبان- سید مبشر احمد ایاز-
12-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (7-11-97)-
1-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 اراؤنڈ دی گلوب- جام پور-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام سیمینار 15-12-94
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-

اعلان گمشدہ رسید بک

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کی ایک رسید بک نمبر 2474 میرپور خاص میں گم ہو گئی ہے۔ جس دوست کو ملے وہ دفتر خدام الاحمدیہ ایوان محمود ربوہ اطلاع دے نیز آئندہ اس پر کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے کا نام طلحہ احمد سے تبدیل کر کے لطیف احمد طلحہ رکھ لیا ہے آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

جمیل احمد 2/2 دار الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئی ایس آئی کی جانب سے سیاست دانوں میں 14 کروڑ روپے کی تقسیم کے بارے میں ایئر مارشل (ر) محمد اصغر خان کیس کی سماعت 19 نومبر کو بند کمرے میں ہوگی۔ جس میں رقوم کی تقسیم کے بارے میں جنرل نصیراللہ بابر اور جنرل اے درانی کا بیان ریکارڈ کیا جائے گا۔

○ سابق وزیر داخلہ جنرل (ر) نصیراللہ بابر نے سپریم کورٹ میں آئی ایس آئی کے ذریعہ رقوم کی تقسیم کے معاملہ کی تحقیقات کی مکمل رپورٹ اور دستاویزی ثبوت پیش کر دیئے ہیں۔ اور عدالت عظمیٰ سے استدعا کی ہے کہ انہیں اس مقدمہ میں فریق بنایا جائے جنرل بابر نے حلفی بیان میں کہا ہے کہ ان کی کوششوں کا مقصد فوج جیسے ادارے کو بدنام کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی خواہش ہے کہ ملک کے سیاسی نظام کو بیرونی مداخلت سے محفوظ کیا جائے۔ انہوں نے اپنے حلفی بیان میں کہا ہے کہ مہران بینک کے یونس حبیب نے بڑی بڑی رقوم کی لوٹ مار کی تھی جس کے بعد گورنر سٹیٹ بینک کے کہنے پر یونس حبیب کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور تحقیقات کے دوران یونس حبیب نے تسلیم کیا کہ انہوں نے اس وقت کے بری فوج کے سربراہ جنرل اسلم بیگ کی ہدایت پر 14 کروڑ روپے دیئے تھے۔

○ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ آئی ایس آئی کیس میں لگتا ہے کہ 14 کروڑ روپے تقسیم کئے گئے تھے۔ انہوں نے حکم دیا کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت آنے والی تمام دستاویزات پیش کی جائیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ہمیں اس بات کی تشویش ہے کہ تقسیم کی جانے والی رقوم قوم کی امانت تھی۔ اور اس تقسیم کو کوئی لیگل کور فراہم نہیں کیا گیا۔ جن لوگوں کو تھوڑے پیسے دیئے گئے ان کی رسیدیں بھی ریکارڈ پر ہیں۔

○ ایوان صدر میں جمعرات کو تین بڑوں کا اہم اجلاس ہوا جن میں صدر فاروق احمد خان لغاری، وزیر اعظم محمد نواز شریف اور آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت کے درمیان ملکی امور داخلی امور وغیرہ پر طویل تبادلہ خیال ہوا۔ وزیر اعظم نے صدر مملکت اور آرمی چیف کو یقین دہانی کرائی کہ غیر ضروری جھگڑوں میں نہیں پڑیں گے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ توہین عدالت کے نوٹس کا قانون کے مطابق جواب دیں گے۔ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرکاری محکموں میں ڈاؤن سائزنگ معطل کرنے کا فیصلہ ارکان پارلیمنٹ کی مخالفت کے باعث کیا گیا ہے۔ ہمیں پورا احساس ہے کہ اس سے بہت سے معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے حکومت اور چیف جسٹس کے درمیان حالیہ تنازعہ کے بارے میں وزراء کے بیانات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور عدلیہ کے بارے میں بیان بازی پر پابندی لگا دی ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کے سیالکوٹ کینٹ میں قتل ہونے والے کزن شیخ شفیق احمد کے قتل میں چھ ملزمان میں سے تین کو سزائے موت اور تین کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ آٹا مزید مہنگا نہیں ہونے دیں گے زرعی ٹیکس کی تمام آمدنی کسانوں پر خرچ ہوگی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے 4 نومبر کے ایک حکم کے تحت عدالت عظمیٰ کے 12 ججوں کی سنیارٹی لسٹ کو حتمی شکل دے دی ہے۔ جس کے مطابق سپریم کورٹ کے 12 ججوں کی سنیارٹی میں سب سے پہلے نمبر پر جسٹس اجمل میاں ہیں۔ جبکہ دوسرے نمبر پر جسٹس سعید الزمان صدیقی اور تیسرے نمبر پر جسٹس فضل الٰہی خان ہیں۔

○ امریکی کانگرس کے دونوں ایوانوں نے ایک مشترکہ پینل نے پانچ سینٹروں کی پیش کردہ وہ ترمیم منظور کر لی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان پر عائد پابندیاں نرم کر دی جائیں۔ البتہ پینل میں پاکستانی فوج کے لئے انٹرنیشنل ملٹری اینڈ ایجوکیشن ٹریننگ پروگرام کو توسیع دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ ملائیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد نے ترقی پذیر ممالک کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنی معیشتوں کو پابندیوں سے آزاد کرانے اور انہیں عالمی اقتصادی نظام سے منسلک کرتے ہوئے ان کے نتائج کو سامنے رکھیں۔

○ دہشت گردوں نے کراچی کے کھوکھراپار میں ایک منی بس پر فائرنگ کر کے پانچ افراد کو ہلاک اور 15 کو زخمی کر دیا۔ دہشت گردوں نے پولیس کی ایک گشتی ٹیم پر بھی فائرنگ کر کے ایک اے ایس آئی کو زخمی کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ دہشت گردوں نے منی بس پر فائرنگ کی۔ چار نوجوانوں کو اتارا۔ ان سے چند سیکنڈ باتیں کیں اور پھر چاروں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی روکنے کے لئے موثر اقدامات کر رہے ہیں صوبائی سطح پر انٹیلی جنس رابطہ کمیٹیوں کی تشکیل، دہشت گردوں، تشدد پسندوں کی فہرستوں کی تیاری اور روپیہ و اسلحہ کی فراہمی کے بارے میں معلومات جمع کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے مساجد اور بارگاہوں کی نگرانی کریں گے۔

○ سپریم کورٹ بار کے ایڈیشنل سیکرٹری چوہدری اکرام ایڈووکیٹ نے عدالت عظمیٰ کو درخواست دی ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور صدر بل کلنٹن کو خطوط لکھ کر ملک سے غداری اور آئین سے انحراف کیا ہے۔ اس لئے ان کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

○ شیخوپورہ کے تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقہ جڑانوالہ روڈ دربار ذکریا شاہ کے قریب مسلح ڈاکوؤں نے باقاعدہ ناکہ لگا کر درجنوں راہگیروں سے لاکھوں روپے، طلائی زیورات، گھڑیاں اور قیمتی سامان لوٹ لیا جبکہ جان بچا کر بھاگنے والے ایک شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ڈاکو رسیوں میں جکڑ کر لوگوں کو کھیتوں میں پھینکتے رہے۔

○ سرحد اسمبلی نے ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ بیگم نسیم ولی نے کہا کہ طالبان جیسا نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔

○ سعودی عرب نے سمگلنگ کے الزام میں قید پاکستانی بچے رہا کر دیئے ہیں۔ بچوں کی رہائی کے لئے چوہدری شجاعت وزیر داخلہ نے سعودی وزیر داخلہ سے اپیل کی تھی۔

○ لاہور کے چوک یتیم خانہ میں ڈکیتی میں مزاحمت کے دوران ایک تاجر کو قتل کرنے کے خلاف انجمن تاجران نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان مذاکرات کا پہلا دور ناکام ہو گیا ہے۔

○ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ عالمی برادری عراق کے بارے میں صبر اور ضبط کا مظاہرہ کرے۔

○ شمالی کوریا میں بدعنوان سیکرٹری زراعت کو ہزاروں عوام کے سامنے گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے بدعنوانی میں ملوث دیگر 17- افراد کو بھی دارالحکومت کی ایک پہاڑی پر لیجا کر 30- ہزار افراد کے سامنے سزائے موت دی گئی۔

○ قومی رفاہ پارٹی کے سربراہ میجر جنرل (ر) تجمل حسین ملک نے کہا ہے کہ عدلیہ کی بالادستی قائم رکھنے میں فوج اور صدر نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ لیکن بحران ختم نہیں ہوا موجودہ نظام ختم ہونے کے آخری مرحلہ میں پہنچ چکا ہے اس نظام پر آخری ضرب چیف جسٹس نے لگائی ہے۔

○ وفاقی حکومت کی طرف سے معطل کئے جانے والے 87 افسروں کے "بے گناہ گروپ" نے عدالتوں میں جانے کی دھمکی دی ہے۔ بعض افسروں نے الزام لگایا ہے کہ 50 سے زائد افسروں کو انکوائریوں میں بے گناہ قرار دیا جا چکا ہے۔ مگر بحالی کی دستاویزات کو دبا دیا گیا ہے۔

○ گورنر سٹیٹ بینک نے نادہندگان کو سخت سزائیں دینے کے لئے نیا قانون بنانے کی سفارش کی تھی۔ مگر حکومت نے ایسا قانون بنانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کی بجائے ایسی ترغیبات پر مشتمل پالیسی بنائی جائے جس کی وجہ سے نادہندگان قومی بینکوں کی 160- ارب روپے کی رقوم واپس کر دیں۔

بیماری کوئی بھی ہو مایوسی یا آپریشن سے پہلے
کسی بھی اچھے ہومیو ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کریں
ربانی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
مشورہ بالکل مفت • اوقات کار شام 7 تا 10 بجے
متصل 995- اے بلاک سبزہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
صبح 10 تا 2 بجے دوپہر ||| فون یا خط سے
شام 4½ تا 8 بجے رات ||| مشورہ کر سکتے ہیں
فون : 211186

کرم فرماؤں کیلئے اطلاع
میاں نسیم احمد طاہر صاحب جرمنی سے واپس آ گئے ہیں۔ اور دوکان پر خود موجود ہیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
گھر 212175

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بہترین
ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379